احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 5 اپریل 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 5 اپریل 2004ء 14 صفر 1425 ہجری- 5 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 72

مشورہ کی اہمیت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

(سنن ترمذی ابواب الجہاد باب فی المشورہ حدیث نمبر 1636)

85 ویں مجلس مشاورت پاکستان کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اور روح پرور پیغام

ممبر مجلس شوریٰ کے اعزاز کو معمولی نہ سمجھیں، یاد رکھیں خلافت کے مقام کے بعد شوریٰ کا تقدس ہے

یہ ارادہ کریں کہ اس سال ہم نے ربوہ کے علاوہ باہر سے پانچ ہزار واقفین عارضی مہیا کرنے ہیں

پیارے ممبران مجلس مشاورت پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند روز قبل محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی فیکس موصول ہوئی جس میں انہوں نے مجلس مشاورت کے لئے پیغام بھجوانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ ان کی خواہش کے پیش نظر میں آپ کے لئے یہ مختصر پیغام بھجوا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جس مقصد کے لئے آپ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ **یہ اعزاز جو آپ کو بحیثیت ممبر مجلس شوریٰ کے ملا ہے یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ اس کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ آپ ایک انتہائی مقدس ادارے کے نمائندہ بن کر یہاں آئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ خلافت کے مقام کے بعد اگر کسی ادارے کا تقدس ہے تو وہ مجلس شوریٰ کا ہے۔** اس لئے آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو نہایت نیک نیتی سے اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے نبھانا چاہئے۔ اجلاس کے دوران آپ کی مکمل توجہ صرف اور صرف مجلس کی کارروائی پر ہو تا کہ جماعت کی معاشرتی اور روحانی ترقی کے لئے معاملات کو گہری سوچ، تدبر اور غور کرکے پھر اپنی تجویز دے سکیں۔

رائے اس نیت سے دیں کہ اگر یہ منظور ہو جاتی ہے تو آپ بھی اسی طرح اس فیصلہ پر عملدرآمد کروانے کے ذمہ دار ہیں جس طرح باقی عہدیداران۔ بعض دفعہ بعض افراد سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ صرف تقریر کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس لئے صرف تقریر کا شوق پورا کرنے کے لئے سٹیج پر نہ آئیں بلکہ ٹھوس اور معین رائے کے ساتھ اظہار خیال کریں۔ پھر قرآنی آیات کا جب حوالہ دیں تو معین طور پر پڑھ کر بتائیں۔ اصل متن یا ترجمہ میں کوئی غلطی نہیں ہونی چاہئے۔ اسی طرح احادیث، حضرت مسیح موعود یا خلفاء کے حوالے دیں تو وہ بھی معین طور پر پیش کریں اور اگر آپ کو معین حوالہ میسر نہیں تو ایسی صورت میں پھر صرف اپنی بات نقل کریں۔ اسی طرح وہ نمائندگان جو سٹیج پر آ کر رائے نہیں دیتے انہیں جب معاملہ زیر غور پر رائے دینے کے لئے کھڑا کیا جائے تو وہ واضح ذہن کے ساتھ اپنی رائے دیں۔ کیونکہ آپ کی رائے خلیفہ وقت کے سامنے پیش ہو رہی ہے۔ اس لئے اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو مشورے آپ برائے منظوری یا فیصلہ خلیفہ وقت کو بھیجتے ہیں اور وہ منظور ہو جاتے ہیں تو ان پر عملدرآمد کروانے کے لئے آپ کا جماعت کی مجلس عاملہ سے مکمل تعاون ہونا چاہئے۔ بعض فیصلوں کی طرف جماعت کی کوئی توجہ نہیں ہوتی یا جس طرح توجہ کا حق ہے وہ پوری طرح ادا نہیں کیا جاتا۔ مثلاً گزشتہ سالوں میں کئی دفعہ وقف عارضی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جماعتوں نے اس پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی۔ گو اس سال شاید یہ تجویز نہیں ہے لیکن **میری ممبران شوریٰ سے یہ درخواست ہے کہ یہ ارادہ کرکے جائیں کہ اس سال ہم نے ربوہ کے علاوہ باہر سے پانچ ہزار (5000) واقفین عارضی مہیا کرنے ہیں۔** جو وفود کی شکل میں مختلف جماعتوں میں جائیں۔ انشاء اللہ ان وفود کی اپنی تربیت بھی ہوگی اور جماعت کی تربیت میں بھی مدد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ پر چلائے، تقویٰ پر قائم رکھے اور ہمیشہ تقویٰ کے ساتھ اپنے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ اس سے کمزوریوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگیں کہ وہی ہے جو ہماری کمزوریوں کو معاف کرنے والا اور ہماری پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو ہمارے بے ذہنوں کو جلا بخشنے والا اور ہماری رہنمائی کرنے والا ہے۔ دعا کریں اور بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہجرت کے یہ دن جلد ختم فرمائے۔ جو کچھ ملتا ہے اسی کے فضل سے ملتا ہے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے۔ وہ محض اور محض اپنے فضل سے فتح وظفر کے نظارے دکھائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے، ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان دنوں میں آپ سب کو روحانی ماحول میسر آئے اور اس روحانی ماحول میں رات دن بسر کرنے کی توفیق دے۔ مجلس مشاورت کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کو خیر وعافیت سے واپس اپنے گھروں کو لے جائے جہاں آپ ایک نئے جوش اور جذبہ سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو جو پاکستان کے کسی شہر، قصبے یا گاؤں میں بستا ہے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور آپ کی طرف سے مجھے خوشی کی خبریں پہنچتی رہیں۔ **میں آپ کے غموں کا مداوا تو نہیں کر سکتا۔ لیکن اپنے پیارے خدا سے آپ کے لئے رحم، فضل اور خوشیاں مانگتا ہوں اور مانگتا رہوں گا۔** اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ تمام احباب جماعت کو میرا محبت بھرا سلام پہنچائیں۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(117)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

زیارت مرکز کی برکات

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب رئیس چک پنیار ضلع سرگودھا (متوفی 6 جنوری 1942ء) بزم احمدیت کی ایک شمع تھے اور حق و صداقت کا ایک چلتا پھرتا نمونہ۔ آپ پہلی بار 1897ء میں چک پنیار سے قادیان کی مقدس بستی میں تشریف لے گئے اور حضرت امام الزمان کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ذیل میں آپ کے قلم سے اس اولین اور تاریخی سفر قادیان کے ایمان پرور واقعات کی تفصیل ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

"میرے والد صاحب نے ایک استاد میری تعلیم کے واسطے رکھا ہوا تھا۔ جو سونگری پور متصل گجرات کا رہنے والا تھا۔ وہ ایک روز گجرات سے کسی اخبار کا ایک ٹکڑا لے آیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود کا معمولی سا ذکر تھا۔ اور وہ 1897ء کا شروع تھا۔ میں نے اس بات کو سن کر قادیان آنے کا ارادہ کر لیا۔ میں جس وقت گجرات پہنچا۔ تو اس وقت شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم گجرات میں ہی تھے۔ اور انہوں نے حضرت صاحب کی بیعت کی ہوئی تھی۔ میں ان سے آ کر ملا۔ اور پوچھا۔ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود کی طرف ایک خط لکھ دیا۔ میں خط لے کر وہاں سے ایک مسجد میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ یہ مسجد وہابیوں کی مسجد کہلاتی تھی۔ اور اس میں ایک وہابی مولوی حافظ محمد رمضان نامی تھا۔ میں نے اس سے ذکر کیا۔ کہ میں قادیان جا رہا ہوں۔ اس نے ایسے پیرائے میں تقریر کی۔ اور مرزا صاحب پر اتہامات لگائے۔ اور آپ کی شان میں بہت نامناسب الفاظ استعمال کئے۔ اور مجھے ترغیب دی۔ کہ میں وہاں نہ جاؤں۔ اس نے کہا کہ وہ شخص دین کا ڈاکو ہے۔ اور اسی طرح کے بہت الفاظ بیان کئے۔ اس نے اتنی شکایت کی۔ کہ میرا ارادہ بدل گیا۔ اور میں بجائے قادیان آنے کے جلال پور سید حیدر شاہ صاحب کے پاس چلا گیا۔ وہاں سے میں جب شاہ صاحب کو مل کر واپس آیا۔ تو میرے دل میں وہی بات جو میں نے اخبار میں دیکھی تھی۔ اور اتنا اثر کر گئی کہ مجھے قادیان جانے کا پھر شوق ہوا۔ اور میں نے قادیان جانے کا ارادہ کر لیا۔ میرا ایک دوست نوشہرہ کے سجادہ نشین کا لڑکا تھا۔ وہ بغرض علاج امرتسر آیا ہوا تھا۔ اس نے اپنے والد کے ذریعہ مجھے امرتسر بلایا۔ میں امرتسر آ گیا۔ وہاں سے پھر میں نے قادیان آنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ اور میں قادیان کے لئے روانہ ہو گیا۔

میں امرتسر سے بٹالہ آیا۔ بٹالہ گاڑی سے اتر کر میں نے یکہ وغیرہ کی تلاش کی۔ مگر کوئی نہ ملا۔ آخر میں پیدل ہی قادیان آ گیا۔ اور اس دن ایک کپتان پولیس انگریز قادیان لیکھرام کے قتل کے متعلق حضرت صاحب کی تلاشی لینے کے لئے آیا ہوا تھا۔ وہ مجھ سے تھوڑی دیر پہلے ہی قادیان پہنچا تھا۔ میں قریباً چھ سات بجے قادیان پہنچا۔ بڑے بازار کے چوک میں آ کر میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ مرزا صاحب کا مکان کس طرف ہے۔ اس شخص کا نام مستری کریم بخش تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ آج ایک انگریز آیا تھا۔ میں ایک لوہار کی حیثیت سے تالے وغیرہ کھولتا رہا۔ اور وہ انگریز تلاشی لیتا رہا۔ اس کے بعد اس نے مجھے رستہ بتایا۔ اور میں چھوٹی (بیت) میں پہنچ گیا۔ (مغرب کا وقت ہو ناقل)۔ مولوی عبدالکریم بھی وہاں تھے۔ نماز کے وقت حضرت مسیح موعود (بیت الذکر) میں تشریف لائے۔ نماز کے بعد حضور وہیں تشریف فرما ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حکیم فضل دین صاحب وغیرہ بھی وہیں بیٹھ گئے۔ میں بھی حضرت صاحب کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے حضور کے پاؤں پکڑ لئے۔ اور دبانے لگا۔ اور ساتھ ساتھ اپنا قصہ بھی سنانے لگا۔ کہ میں مدت سے بزرگوں کے پاس جاتا رہا ہوں۔ اور جس کے پاس گیا۔ اسی غرض سے گیا کہ میں ولی اللہ بن جاؤں۔ لیکن میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی۔ حضرت اقدس نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی شروع کی۔ وہ دعا اتنی لمبی تھی۔ کہ میں تو تھک گیا۔ کیونکہ میں تو اتنی لمبی دعا کرنے کا عادی نہیں تھا غرض ایک لمبی دعا کے بعد حضور نے ایک تقریر فرمائی۔ جو مجھے اب یاد نہیں ہے۔

عشاء کی نماز تک حضور وہیں بیٹھے رہے۔ ان دنوں حضرت صاحب کا یہی طریق تھا۔ کہ مغرب کی نماز کے وقت تشریف لاتے اور عشاء تک تشریف رکھتے سب دوست وہاں ہی کھانا کھاتے تھے۔ حضور بھی وہاں ہی تناول فرماتے۔ دونوں وقت حضرت (بیت) میں ہی اپنے مریدوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ بشرط صحت و تندرستی۔

حضور عشاء کی نماز پڑھ کر اندر تشریف لے گئے۔ میں (بیت) میں ہی ایک طرف پڑ کر سو گیا۔ صبح کی نماز میں حضور تشریف لائے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے قراءت پڑھی۔ مولوی صاحب نے نہایت خوش الحانی اور بلند آواز سے قراءت سنائی۔ جو مجھے بہت پسند آئی۔ میں نے دیکھا کہ پیچھے بعض اشخاص نماز میں رو رہے تھے۔ جن کی آواز بھی آتی تھی۔ حضرت صاحب نماز کے بعد تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد پھر باہر سیر کے لئے تشریف لائے۔ اس روز حضور باغ کی طرف سیر کے لئے گئے تھے۔ حضور کے ساتھ تمام رفقاء بھی سیر کو گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ آٹھ نو بجے تک سیر کرنے کے بعد آپ واپس تشریف لائے۔ جب شہر کے نزدیک پہنچے۔ تو میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور اجازت طلب کی۔ اور عرض کی کہ حضور میں اب جانا چاہتا ہوں حضور نے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اور دو تین روز ٹھہر جانا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے ضروری طور پر جانا ہے۔ آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں رکھتے ہوئے فرمایا۔

قرآن مجید پڑھنا۔ ترجمہ کے ساتھ پڑھنا۔ سوچ سمجھ کر پڑھنا اور اس پر عمل کرنا۔ گو دو آیتیں ہی پڑھو۔ مگر ترجمہ کے ساتھ اور سوچ سمجھ کر پڑھنا۔ پھر فرمایا۔ تہجد کی نماز بھی پڑھنا۔ گو دو رکعتیں ہی پڑھو۔ تیسرے میرے ساتھ بھی خط و کتابت رکھنا۔

یہ تین باتیں آپ نے مجھے ارشاد فرمائیں۔

(الفضل 15 جولائی 2000ء)

تیسری تقریب تقسیم انعامات

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و سکالرشپ 2003ء

نظارت تعلیم انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 23 مارچ 2004ء کو صبح ساڑھے گیارہ بجے مجلس انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و سکالرشپ 2003ء دیئے جانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم شریف احمد صاحب بانی نے اپنے والد مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی مرحوم آف کراچی کی طرف سے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے احمدی طلباء و طالبات کے لئے ہر سال انعامی سکالرشپ و طلائی تمغہ دیئے جانے کی جو سکیم جاری کی ہے اس سلسلے کی یہ تیسری تقریب تھی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم نے رپورٹ میں بتایا کہ اس مقابلہ کے لئے ہر سال انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان میں ایف ایس سی پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ گروپ اور ایف اے جنرل گروپ شامل کئے جاتے ہیں۔ ہر گروپ میں پاکستان بھر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طالب علم یا طالبہ کو ایک عدد گولڈ میڈل اور پچیس ہزار روپے انعامی سکالرشپ نقد دیا جاتا ہے۔ امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے اس مقابلہ میں ایف ایس سی پری انجینئرنگ گروپ میں مکرم عتیق الرحمن صاحب ابن مکرم حسن الرحمن صاحب آف جھنگ نے فیصل آباد بورڈ سے 936/1100 نمبر حاصل کر کے انعام حاصل کیا۔ ایف ایس سی پری میڈیکل گروپ میں مکرمہ کرن ناز صاحبہ بنت مکرم محمد نعیم صاحب آف کراچی۔ نے کراچی بورڈ سے 915/1100 نمبر حاصل کر کے انعام حاصل کیا۔ ایف اے جنرل گروپ میں مکرمہ مسرت صبا صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب آف کراچی نے کراچی بورڈ سے 870/1100 نمبر حاصل کر کے انعام حاصل کیا۔

گزشتہ سال مکرم شریف احمد بانی صاحب نے میٹرک کے امتحان میں دونوں گروپوں (سائنس اور آرٹس) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو بھی نقد انعام دینے کی تجویز پیش کی تھی جس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا۔ اس کے تحت پاکستان بھر کے احمدی طلباء و طالبات میں سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے کو مبلغ دس ہزار روپے نقد انعام دیا گیا۔ اس مقابلہ کے تقسیم انعامات کی پہلی تقریب بھی اسی تقریب کے ساتھ ہی منعقد کی گئی۔ میٹرک کے دونوں گروپوں میں موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد 22 تھی۔ جن میں میٹرک سائنس گروپ میں مکرمہ تحریم مسعود صاحبہ بنت مکرم طیب مسعود صاحب ربوہ نے فیصل آباد بورڈ سے 761/850 نمبر حاصل کر کے انعام حاصل کیا اور جنرل گروپ میں مکرمہ رابعہ کنول صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد ظفر صاحب ربوہ نے فیصل آباد بورڈ سے 738/850 نمبر حاصل کر کے انعام کی حقدار قرار پائیں۔

طالبات کو مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان اور طالب علم کو محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ انصاراللہ ہال کو دو حصوں میں پردہ لگا کر تقسیم کیا گیا تھا پہلے حصہ میں احباب کرام اور پچھلے حصہ میں خواتین تشریف فرما تھیں۔ اس تقریب میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا سمیت کئی بزرگان اور مہمانان شامل تھے۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے نوجوانوں کو بھی آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی اور دعا کرائی۔ دعا کے بعد اس تقریب کا اختتام ہوا جس کے بعد خواتین کو گیسٹ ہاؤس اور جملہ مہمانان کی خدمت میں انصاراللہ کے زیریں ہال میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(ایف شمس)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

7 حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ غانا

نائب صدر غانا سے ملاقات، جلسہ سالانہ غانا سے افتتاحی خطاب

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

پانچواں روز 17 مارچ 2004ء بروز بدھ

پانچ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے بیت ناصر اکرا میں نماز فجر پڑھائی۔

آٹھ بج کر تیس منٹ پر حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد دفتری ملاقاتیں ہوئیں۔

ساڑھے نو بجے سے دوپہر ایک بجے تک فیملی ملاقات کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مربیان کرام، نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے اساتذہ، ڈاکٹر صاحبان اور بعض جماعتی عہدیداران اور ان کی فیملیز کو ملاقات کا شرف بخشا۔ احمدیہ سٹوڈنٹس یونین غانا کے عہدیداران نے بھی حضور انور سے ملاقات کی۔ ملاقات کے لئے آنے والے جملہ احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور "Aburi Botanical Gardens" (ابوری بوٹینیکل گارڈنز) تشریف لے گئے اور دو بجے وہاں آمد ہوئی۔ یہ جگہ اکرا سے تقریباً 27 کلومیٹر کے فاصلہ پر بلند پہاڑی مقام پر واقع ہے۔ یہ جگہ 160 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ مین گیٹ سے داخل ہوں تو سڑک کے دونوں طرف Royal Palm کے لمبے لمبے درخت بڑا خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔ یہاں قسم ہا قسم کے درخت لگائے گئے ہیں ہر درخت پر اس کا نام درج کیا گیا ہے۔ درختوں کے نیچے سرسبز گھاس کا فرش بچھا ہوا ہے۔ ہر سو پھیلا سبزہ، لہلہاتے اونچے اونچے درخت بڑا دلکش منظر پیش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ جگہ سیاحوں کے لئے بے حد کشش کا باعث ہے۔ درختوں میں Timber، Palm، مصالحہ جات فراہم کرنے والے درخت، ادویہ بنانے میں کام آنے والے درخت ہر سو پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں فضا خوشگوار اور موسم سہانا رہتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1980ء میں اپنے دورہ غانا کے دوران یہاں تشریف لائے اور مربیان کرام کے ساتھ تفریحی پروگرام میں شرکت فرمائی۔ دو بج کر تیس منٹ پر حضور انور نے یہاں نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں یہاں سرسبز لان میں سبز کرسیاں لگائی گئی تھیں، ایک طرف عورتوں کے لئے جب کہ دوسری طرف مردوں کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔

حضور انور نے اس تفریحی پروگرام میں شامل ہونے والے احباب کے ساتھ کھانا تناول فرمایا جن میں غانا کے مربیان کرام، نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے مرکزی اساتذہ اور ڈاکٹرز اپنی فیملیز کے ساتھ موجود تھے۔ سیرالیون سے تشریف لانے والے 15 اور لائبیریا سے آنے والے 2 مربیان اور ایک مرکزی استاد بھی موجود تھے۔

کھانے سے فارغ ہو کر حضور انور نے واقفات نو بچیوں سے نظم سنی۔ عزیزہ روبینہ نعیم، فرزانہ نعیم، لطیفہ نعیم اور عزیزہ شمرہ احمد گھوک نے حضور انور کو مترنم آواز میں ترانہ "اے مسیحا نفس! اے مہ دلبراں!" کورس کی صورت میں سنایا۔ ان کے علاوہ عزیز یحییٰ، عزیزہ فردوس نزہت، مشرف محمد بن صالح، خالد عبدالباسط اور ڈاکٹر محمد ظفر اللہ نے بھی نظمیں سنائیں۔ سیرالیون سے آنے والے مربی سلسلہ مکرم خوشی محمد شاکر نے افریقہ کے بارہ میں اپنی پنجابی میں لکھی ہوئی دلچسپ نظم سنائی۔

تین بج کر پچپن منٹ پر حضور انور کی گاڑی پولیس کے Escort میں ہیڈکوارٹر اکرا کے لئے واپس روانہ ہوئی۔ حضور انور چار بج کر 40 منٹ پر واپس اکرا پہنچے۔

مملکت غانا کے نائب صدر His Excellency Alhaj Aliu Mahama پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور سے ملاقات کے لئے مشن ہاؤس تشریف لائے۔ یہ ملاقات بڑے خوشگوار ماحول میں قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ محترم نائب صدر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی "مجھے اس بات کی از حد خوشی ہے کہ آپ غانا تشریف لائے اور دوسرے ممالک پر غانا کو ترجیح دی۔ ہم اس کے لئے بہت شکر گزار ہیں آپ نے تو جوانی کے دن یہیں گزارے ہیں اور ہمارے ملک کی خدمت کی ہے۔ آپ کی جماعت بھی تعلیم، صحت اور زراعت کے میدان میں خاص خدمات بجالا رہی ہے۔ آپ تو خود زراعت کے ماہر ہیں جنہوں نے یہاں گندم اگانے کا نہ بھولنے والا کامیاب تجربہ کیا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ملک میں گندم اگانے کی طرف توجہ دیں۔ مختلف ممالک اس میدان میں آپ کی مدد کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ اس سے زرمبادلہ میں بھی بچت ہوگی۔

حضور انور نے مزید فرمایا میں نے ملک میں کافی ترقی دیکھی ہے ہر طرف سڑکیں تعمیر ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے نارتھ North اور سلاگا Salaga جانے کا ذکر فرمایا تو نائب صدر صاحب کو بے حد خوشی ہوئی کیونکہ وہ خود North کے رہنے والے ہیں۔

بجلی کی صورت حال کے ذکر پر نائب صدر نے بتایا کہ اب تو کافی جگہ بجلی پہنچ چکی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: جب ہم سلاگا (Salaga) میں تھے تو Tilley Lamp (دیا) استعمال کیا کرتے تھے۔

نائب صدر صاحب نے عرض کی، اس سال ہمارے ملک میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ آپ جیسی روحانی شخصیت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ دعا کریں کہ ہمارے ملک میں امن اور اتحاد کی فضا پھیلے اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

حضور انور نے انہیں الیس اللہ کی انگوٹھی مرحمت فرمائی اور ساتھ فرمایا اس سے انسان کو تسلی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے۔ یہ فقرہ اس امر کی یاددہانی بھی کراتا ہے کہ انسان اللہ کی عبادت کرے اور اس کی مخلوق کی خدمت بھی کرے۔

حضور انور نے نائب صدر کو ایک سلور شیلڈ بھی مرحمت فرمائی چھ بج کر بیس منٹ پر ملاقات ختم ہوئی۔

حضور انور نائب صدر صاحب کو الوداع کرنے کے لئے نیچے سیڑھیوں تک تشریف لائے۔

شام چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے سرکٹ مربیان سے الگ الگ گروپس کی صورت میں ریجن وائز ملاقاتیں کیں۔ ملاقات کا یہ سلسلہ 9 بجے رات تک جاری رہا۔ جس میں 110 سرکٹ مربیان اور داعیان الی اللہ نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ نو بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

18 مارچ 2004ء بروز جمعرات

حضور انور نماز فجر کی ادائیگی کے لئے اکرا مشن سے پانچ بجے بستان احمد (جلسہ گاہ) کے لئے روانہ ہوئے اور پانچ بج کر تیس منٹ پر بستان احمد میں نماز فجر پڑھائی۔ اس کے بعد اکرا واپس تشریف لے آئے۔

"بستان احمد" اکرا میں اگبوبا (Agbogba) اور اولڈ اشونگمان (Old Ashongman) کے درمیان 125 ایکڑ پر مشتمل جماعت احمدیہ غانا کی جلسہ گاہ ہے۔ آغاز میں یہ جگہ بے آباد تھی مگر خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ اس میں ڈویلپمنٹ ہوئی۔ سایہ دار درخت لگائے گئے۔ سڑکیں بنیں، بجلی اور پانی کی فراہمی ہوئی اور بہت سی عمارتیں تعمیر کی گئیں۔ 1993ء میں یہاں جلسہ سالانہ منعقد ہونا شروع ہوا اور آج تک یہ جگہ جلسہ گاہ کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔

مورخہ 18 مارچ جلسہ کا پہلا روز تھا۔ نماز تہجد مکرم مسرور احمد مظفر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی، اس میں کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی۔ اس کے بعد مکرم حمید اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ نے "ہمارا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں" کے عنوان پر درس دیا۔

نماز فجر کے بعد مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے احباب جماعت کو جلسہ کی اہمیت بتائی کہ یہ جلسہ ہمارے لئے بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ ہم بے حد خوش قسمت ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم میں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ہم پر بڑی ذمہ داریاں بھی ہیں۔ ہم نے نظم و ضبط قائم کرنا ہے اور بھرپور طریق سے اپنے جلسہ کو کامیاب کرنا ہے۔

یہ جلسہ جماعت احمدیہ غانا کا 75 واں جلسہ سالانہ ہے۔ جلسہ کا Theme ہے:

"Unity in Diversity: The Path of National Stability and development"

اس جلسہ سالانہ میں احباب جماعت غانا کے علاوہ سیرالیون، لائبیریا، نائیجیریا، گنی کوناکری، آئیوری کوسٹ، امریکہ اور برطانیہ سے آنے والے احباب اور وفود نے شرکت کی۔

یہ جلسہ اپنی ذات میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

بستان احمد کی چاردیواری میں داخل ہوتے ہیں تو دائیں طرف لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ ہے۔ جہاں کینوپیز (Canopies) لگا کر کرسیاں سجائی گئی تھیں جبکہ بائیں طرف مردانہ جلسہ گاہ بنائی گئی ہے۔ اس کے سامنے خوبصورتی کے ساتھ دو سٹیج سجائے گئے تھے۔ ایک سٹیج پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، صدر مملکت غانا اور بعض وزراء مملکت تشریف فرما تھے جب کہ دوسرے سٹیج پر ملکی و غیر ملکی اہم شخصیات اور چیف صاحبان موجود تھے۔

سٹیج کے ساتھ ایک اور کینوپی (Canopy) لگا کر مربیان کرام اور بزرگان سلسلہ کے لئے کرسیاں لگائی گئی تھیں۔

جلسہ گاہ میں داخل ہوں تو ایک خوبصورت گیٹ نظر آتا ہے جس کا ایک ستون غانا کے پرچم کے رنگوں پر مشتمل ہے۔ جب کہ دوسرا ستون سفید اور کالے رنگوں (خدام الاحمدیہ کے رنگ) پر مشتمل ہے۔ گیٹ کے اوپر ایک جانب Stands for peace (۔) کے الفاظ اور دوسری جانب Love for all

Hatred for none کے الفاظ تحریر تھے۔ سٹیج کی بیک گراؤنڈ میں ایک مینارۃ المسیح بنا کر پرندوں کو اڑتے دکھایا گیا ہے اور ساتھ ہی لکھا ہے۔

Peace and Unity through Khilafat

جلسہ گاہ کو بینرز سے خوب سجایا گیا ہے۔ بینرز پر مختلف آیات۔ احادیث نبویہ اور الہامات حضرت مسیح موعود درج تھے۔

بستان احمد کی چاردیواری پر نظر ڈالیں تو ہر طرف سفید اور کالے رنگ کے یونیفارم میں ملبوس خدام ڈیوٹی پر کھڑے نظر آتے تھے۔ 60 خدام اپنے مخصوص یونیفارم میں حضور انور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کرنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ غانا کے ٹی وی، ریڈیو، پریس کے نمائندے بے چینی سے حضور انور کا انتظار کر رہے تھے۔ MTA کی ٹیم چاک و چوبند تھی۔ MTA کے ذریعہ جلسہ گاہ میں حضور کی آمد اور افتتاحی تقریب کی Live ٹرانسمیشن ساری دنیا میں دکھائی جارہی تھی۔

10 بج کر 30 منٹ پر حضور انور پولیس کی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے سکواڈ میں جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور صدر مملکت کی نمائندگی میں Tourism & Modernisation of Capital City کے وزیر Hon. Jake Obetsebi Lamptey نے حضور انور کا استقبال کیا۔ ان کے ساتھ Upper west Region کے وزیر Hon. Mogtar Sahanoon اور Mines کے وزیر Hon. Haroon Majid بھی موجود تھے۔ خدام کے ایک دستہ نے حضور پرنور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

دس بج کر چالیس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ پہلے Tourism & Modernisation of Capital city کے وزیر Hon. Jake Obetsebi Lamptey نے غانا کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں، یہ سارے نظارے MTA پر براہ راست دنیا بھر میں نشر کئے جارہے تھے۔ جھنڈا لہرانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور انور پہلے مردوں کی طرف تشریف لے گئے اور ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا۔ پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے جہاں عورتوں نے ہاتھوں میں لئے سفید رومال ہلا ہلا کر پر جوش نعروں سے حضور انور کا خیر مقدم کیا۔ ہر احمدی کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ اپنے پیارے محبوب امام کا دیدار ہو رہا تھا۔ غانا کی تاریخ میں یہ وہ تاریخی دن تھا جو پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ آج غانا سے پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب اور جلسہ کی کارروائی MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست نشر کی جارہی تھی۔

جب حضور انور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے تو مکرم الحاج الحسن بن صالح صاحب ممبر کونسل آف اسٹیٹ نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ محترم امیر صاحب غانا نے ساری جماعت کی طرف سے حضور انور کو غانا کے 75 ویں جلسہ سالانہ میں تشریف لانے پر خوش آمدید اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔

دس بج کر پچاس منٹ پر تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی افتتاحی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ احمد جبرائیل صاحب نائب امیر ثالث نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا (Salaga) کے ہیڈ ماسٹر مکرم یعقوب ابوبکر صاحب نے حضرت مسیح موعود کے قصیدہ "یا عین فیض اللّٰہ ....." کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ قصیدہ کے بعد تین احباب نے لوکل زبان میں Songs of Praise پیش کئے۔

اس تقریب میں مندرجہ ذیل شخصیات نے شرکت کی۔

1- Hon. George Kucherry (Ambassador of the Vertican Head of the Catholic Church in Ghana)

2-Hon. Harunna Essaku National Chairman for NPP (سیاسی پارٹی کا نام ہے) (National Patriotic party)

3- Hon. Dan Botive (Gen. Sec. for NPP)

4- Hon. La Mantee (Chief of La tradition area Accra)

5- Ambassador of Iran

6- Dr. Majeed Sadaat (Irani Cultural Ambassador)

7- Hon. Idriss Mahama Former Minister of Defence

8- Hon. Regional Minister for Upper west

9- Dr. Kenneth Attafua (General Secretary for National Reconciliation Commission)

10- Dr. B. A. R Braimah Snr. Lecturer University of Ghana (legn)

جلسہ سالانہ سے خطاب

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے احباب جماعت غانا کو میرے پیاری بہنو بھائیو! کے الفاظ سے مخاطب ہوتے ہوئے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا: ابتداء میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان مقاصد میں ایک مقصد احباب جماعت کی اصلاح اور روحانی حالت میں ترقی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کا دوسرا مقصد ان ملاقاتوں اور میل ملاپ کے ذریعہ بھائی چارہ اور پیار و محبت کی فضاء پیدا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسانی زندگی کے دو ہی بڑے مقصد ہیں ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرا حقوق العباد کی بجا آوری۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا: مخلوق خدا کے حقوق اس وقت تک ادا نہیں ہوسکتے جب تک اللہ کی خاطر اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت نہ کی جائے اللہ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وسعت حوصلہ نہ ہو۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس بھی پیش فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود نے ایسے بدقماش لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع فرمایا جو فتنہ پرداز ہیں اور بدکردار ہیں۔

حضور انور نے انصاف کے بارہ میں قرآنی آیات پڑھ کر فرمایا کہ دین حق تو دشمنوں تک سے انصاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

حضور انور نے غانین قوم کے بارہ میں فرمایا:

میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ غانین لوگ دوسروں سے زیادہ وسعت حوصلہ دکھانے والے اور بڑے باہمت ہیں۔ میں کچھ عرصہ آپ کے ساتھ رہا ہوں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے کی گردن کے درپے ہوتے ہیں مگر آپ نے شاید ہی جھگڑوں میں اسلحہ استعمال کیا ہو۔

فرمایا: ہمیشہ یاد رکھو کہ احمدی کا فرض ہے کہ اللہ کو یاد کرے اور اس کی عبادت کرے اور دوسرے لوگوں کے حقوق ادا کرے۔ انسانیت کی خدمت کریں۔ دنیا میں امن پھیلائیں، ذاتی دشمنیاں اور مشکلات اس راستے میں ہرگز نہ حائل ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بندے کا ایک مطمح نظر ہو اور وہ نیکیوں میں مسابقت ہے۔ نیکی اور تقویٰ کیا ہے؟ یہ اللہ کے احکام کی پیروی کرنا ہے۔

حضور انور نے احباب کو محنت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا اگر آپ یہاں سے امریکہ اور یورپ جا کر بارہ بارہ گھنٹے کام کر سکتے ہیں تو اپنے ملک میں اتنی محنت کیوں نہیں کر سکتے۔ اگر آپ تمام لوگ محنت کرنا شروع کردیں تو اس ملک میں ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ جائے گی۔

حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

دنیا کے معاملات میں ہمیں یورپ اور امریکہ سے آگے بڑھنا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے لوگ کوئی آفاقی مخلوق تو نہیں کہ وہ ترقی کر گئے۔ انہوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے بے حد محنت کی ہے۔

حضور انور نے جذبہ حب الوطنی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے ملک کی بے لوث خدمت کرے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو ترقی کے گر بتاتے ہوئے حضرت مصلح موعود کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

"ترقی کرنے والی قوم کے اندر مادہ صبر کا پایا جانا نہایت ضروری ہے........ جب بھی کوئی چیز اس کے سامنے نظر آئے تو اس کے دل میں یہ شوق پیدا ہو جائے کہ کسی طرح میں اس چیز کو حاصل کرلوں گویا صفت صبر اور صفت اشتیاق شدید یہ دو خوبیاں جس قوم کے اندر پائی جائیں وہ یقیناً دنیا پر غالب آ جاتی ہے؟" (تفسیر کبیر جلد 7 ص 104,103)

حضور انور نے احباب جماعت کو دنیا میں امن پھیلانے کا ارشاد فرمایا:

فرمایا کہ وہ مغربی اقوام جنہوں نے افریقہ اور ایشیا کو پہلے غلام بنا رکھا تھا وہ کیسے امن پیدا کرسکتی ہیں۔ البتہ تم اس دنیا میں امن پیدا کر سکتے ہو۔

حضور انور نے عورتوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

حضرت مسیح موعود نے ہمیں تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اگر خواتین اپنے اندر خدا کا خوف پیدا کرلیں اور تقویٰ کی راہ پر قدم ماریں تو عظیم انقلاب برپا کرسکتی ہیں۔

حضور انور نے عورتوں کو پنج وقتہ نماز پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ بچوں کو بھی نمازوں کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ بات بھی یقینی بنائیں کہ آپ کے خاوند نمازوں میں باقاعدہ ہیں۔ بعض خاوند غصہ ہو کر کہتے ہیں کہ تم کون ہوتی ہو مجھے اٹھانے والی؟ لیکن تم ایسا ہی کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر عورت صبح پہلے جاگے تو خاوند کو اٹھائے اور اگر خاوند پہلے بیدار ہو تو بیوی کو جگائے۔ پس خاوندوں کو ناراض ہونے اور عورتوں کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

فرمایا: میں جانتا ہوں کہ آپ عورتیں اپنے کام کاج کی وجہ سے صبح جلدی اٹھتی ہیں۔ مردوں سے پہلے جاگتی ہیں۔ اشیاء خورونی خرید کر بچوں اور خاوندوں کے لئے کھانا بناتی ہیں۔

✿ اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔
(حدیث نبوی)

''شوکت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لندن میں کھڑی ہو کر برقعہ پہن کر تقریر کرو گی''

مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم سیف الرحمان صاحب

لمبا عرصہ رسالہ مصباح کی مدیرہ رہیں اور جماعتی خدمت کی توفیق ملتی رہی

امۃ اللطیف زیروی صاحبہ

''شوکت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لندن میں کھڑی ہو کر برقعہ پہن کر تقریر کروگی''

یہ الفاظ 1946ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے قادیان میں امۃ الرشید شوکت صاحبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائے۔ کہاں لندن اور کہاں ہندوستان کی ایک گمنام بستی اور وہاں کی باسی سلسلہ احمدیہ کی ایک ادنیٰ خادمہ۔ جسے لندن تو درکنار قادیان سے چند میل باہر تک بھی جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ ایسے میں یہ جملہ خواب وخیال کی دنیا ہی معلوم ہوتا تھا۔ بس بات آئی گئی ہوگئی اور زندگی اپنی ایک ڈگر پر چلتی رہی!

31 سال بعد خدا تعالیٰ کی تقدیر حرکت میں آئی اور حضرت مصلح موعود کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ عجیب شان سے پورے ہوئے جس کی تفصیل اسی مضمون کے آخر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مبارک صحبت میں منعقدہ ایک اردو کلاس کے حوالہ سے پیش کی جائے گی۔

اپنی مرحومہ والدہ کی یادوں کا ذکر کرنے بیٹھی ہوں تو جہد مسلسل، قربانی، ایثار اور بے لوث خدمت کے واقعات کا ایک طویل سلسلہ نظروں کے سامنے بکھرا پڑا ہے۔ محبتوں اور عقیدتوں کا ایک سیل رواں ہے جسے کماحقہ سمیٹنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ چند ایک باتیں ہیں۔ محبت کی کچھ یادیں ہیں جو ان کے حسن سیرت کے کچھ پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں۔ انہی کے سہارے ان کی یاد کا حق ادا کرنے کی یہ ایک کوشش ہے۔

میری والدہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ جو 31 جنوری 1999ء کو کیلگری کینیڈا میں وفات پاگئیں تھیں۔ مئی 1920ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے ایک قریبی رفیق حضرت میاں جمال الدین سیکھوانی (جن کے اخلاص کا ذکر حضرت مسیح موعود نے ملفوظات میں فرمایا ہے) کی صاحبزادی سارہ بیگم صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ والد کا نام محترم منشی چراغ دین تھا۔ سارہ بیگم ان رفیقات میں سے تھیں جنہوں نے ''لوائے احمدیت'' کے لئے سوت کاتا تھا۔

ابتدائی تعلیم قادیان کے دینی ماحول میں حاصل کی اور آغاز ہی سے سلسلہ کی خدمت کے لئے کمربستہ ہوگئیں۔ آٹھویں جماعت کے بعد حضرت مصلح موعود کی جاری فرمودہ دینیات کلاس کی پہلی فصل (کلاس) میں شامل ہوئیں اور اعزاز کے ساتھ کورس مکمل کیا۔ حضرت اماں جان نے کامیابی پر آپ کو میڈل عطا فرمایا جسے حضرت سیدہ ام طاہر مریم بیگم صاحبہ نے آپ کو عنایت فرمایا۔

اکتوبر 1942ء کو آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود نے محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ سے پڑھایا۔ اس سے متعلق وہ اپنی یادداشتوں میں لکھتی ہیں۔

''18 اکتوبر 1942ء کو ہماری شادی ہوئی اور حضرت مصلح موعود برات کے ساتھ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے اور رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں شادی کا جوڑا پہن کر تیار ہوئی تو حضرت سیدہ ام طاہر نے عطر جو ان کا اپنا تھا اپنے ہاتھوں پر لگا کر میرے کپڑوں پر اس کی خوشبو لگائی۔ (ان کے ہاتھوں کا لمس میں آج تک محسوس کرتی ہوں) 19 اکتوبر کو دعوت ولیمہ میں حضرت مصلح موعود نے شرکت فرمائی اور بعض خواتین مبارکہ نے بھی۔ حضرت اماں جان کی خدمت میں کھانا بھجوایا گیا۔ آپ نے پسند فرمایا گو کہ کھانا صرف نان، آلو گوشت اور زردہ پر مشتمل تھا۔

شادی کے بعد تعلیم وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور اباجان مرحوم سے بھی حدیث، عربی اور قواعد صرف ونحو کی تعلیم حاصل کی اور ساتھ ہی میٹرک کا امتحان بھی کامیابی سے مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت کامیاب زندگی گزاری۔ سب کی خدمت پر ہمیشہ کوشاں رہیں۔ قریباً 18 سال تک ماہنامہ مصباح کی مدیرہ رہیں۔ جماعت کے قائم کردہ فضل عمر ماڈل سکول میں دینیات اور عربی کی ٹیچر رہیں۔ اباجان مرحوم کے شانہ بشانہ نہایت مجاہدانہ، پرمشقت اور فعال زندگی بسر کی۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اور پھر ان کی آخری عمر تک میں نے انہیں ہمیشہ سلسلہ کے کاموں اور قرآن کریم کی درس وتدریس میں مشغول پایا۔ شادی کے بعد تعلیم بھی حاصل کی، سکول میں ملازمت بھی کی۔ آٹھ بچے پیدا ہوئے، ان کی پرورش کی، مصباح رسالہ کی ایڈیٹر رہیں، ساتھ ساتھ لجنہ کے کام بھی کئے۔ آج کے زمانہ کی طرح کوئی دنیاوی سہولت بھی میسر نہ تھی۔ مگر میں نے انہیں ہمیشہ ہر حال میں صابر وشاکر ہی پایا۔

مجھے یاد ہے جب 1949ء میں ہم ربوہ منتقل ہوئے اور آغاز خیموں میں قیام سے ہوا۔ پھر کچے مکان بنے۔ ربوہ میں اس وقت بجلی بھی نہ تھی۔ شدید گرمی کے موسم میں ہمارے کچے کمرے تنور کی طرح تپا کرتے تھے۔ اس وقت کی ایک یاد اب بھی میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ کمرہ کی چھت کے ساتھ ایک متحرک لکڑی باندھ کر جس کے نیچے کپڑے کی ایک جھالر لگی ہوتی تھی۔ رسی کے ساتھ جب اس لکڑی کو ہلایا جاتا تھا تو کپڑا ہلنے سے کمرے میں ہوا محسوس ہوتی اور یوں پنکھے کا کام لیا جاتا تھا۔ میری پیاری ماں ہم سب کے آرام کے لئے اکثر لیٹے لیٹے اپنے پاؤں کے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان اس رسی کو پکڑ کر اس خود ساختہ پنکھے کو چلایا کرتی تھیں۔

اس دور میں کیسی کٹھن اور پرمشقت زندگی تھی۔ کیسا ایثار اور قربانیاں تھیں اس دور کے واقفین زندگی اور ان کے لواحقین کی جو صرف اور صرف اپنے دین کی بقا اور احیاء نو کے لئے سب دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر اس بیابان میں آن بسے تھے۔

انہیں اکثر شدید سردرد کی شکایت ہو جایا کرتی تھی۔ مگر اس حالت میں بھی کام بند نہیں ہوتے تھے۔ سر پر مضبوطی سے دوپٹہ باندھ کر روز مرہ کے کاموں میں جتی رہتی تھیں۔ صبح ناشتہ تیار کرتیں، پھر تیار ہو کر سکول پڑھانے چلی جاتیں۔ واپسی پر لجنہ کے دفتر میں مصباح اور دیگر کاموں کے لئے حاضر ہوتیں۔ پھر گھر پہنچ کر گھر کے کام، بچوں کے کام، مصباح کی پروف ریڈنگ شام کو بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم اور دیگر تعلیم کا سلسلہ، محلہ کی لجنہ کے اجلاسات، کہیں بہت رات گئے فرصت ہوتی اور پھر صبح دوبارہ وہی کام، یہ سب ایک یا دو دن کا قصہ نہیں تھا بلکہ ایک کار مسلسل تھا جو کسی نہ کسی رنگ میں تادم آخر جاری رہا۔

ہم بیٹیوں کے ساتھ ان کا تعلق دوستانہ رنگ کا تھا۔ یوں ہم سے گھل مل رہتیں جیسے بڑی بہن ہوں۔ ہم انہیں بلاتے بھی ''آپا'' کہہ کر تھے۔ طبیعت کی بڑی حلیم تھیں۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی کسی بات پر ڈانٹ ڈپٹ کی ہو۔ اگر کسی غلطی پر اصلاح کی غرض سے سرزنش بھی کرنی ہوتی تو محترم اباجان سے کہہ کر ان سے کرواتی تھیں۔ ہم ان سے ہر بات بے تکلفی سے کرلیا کرتے تھے۔ واقعی وہ بیک وقت نہایت شفیق ماں بھی تھیں اور بے تکلف دوست بھی۔ سختی کرنی تو انہیں آتی ہی نہ تھی۔

اور اباجان کا بھی یہی حال تھا کہ ایک طرف کچھ سزا دی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آگے پیچھے پھرنے لگتے اور بہانے بہانے سے پیار اور لطف وکرم کے پھول نچھاور کرنے لگتے۔ نہایت پیارے وجود تھے۔ اللہ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ آمین۔

طبیعت کی بے حد سادہ تھیں۔ اپنے نفس کو بچوں پر نچھاور کرنے والی تھیں۔ مئی 1960ء میں میٹرک کے بعد لاہور مزید تعلیم کے لئے چلی گئی تھی۔ اس وقت واقفین زندگی کے حالات بہت مشکل تھے بمشکل گزارہ ہوتا تھا۔ نہایت سادگی سے رہتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک وقت میں صرف دو جوڑے کپڑوں کے ہوتے تھے۔ ایک گھر کے لئے اور دوسرا سکول کے لئے۔ کبھی جب جلسہ سالانہ وغیرہ پر بیرونی ممالک سے آئی ہوئی بعض مہمات لجنہ اپنے تعلق کی وجہ سے تحفتاً قمیص کا کوئی کپڑا ''آپا'' کے لئے لاتیں تو اسے اپنے استعمال میں لانے کی بجائے مجھے دے دیا کرتیں کہ تم لاہور پڑھتی ہو۔ تم بنالو۔ ہمارا تو یہاں اچھا گزارہ ہو رہا ہے۔ بچوں کی عزت نفس کا انہیں بہت خیال تھا۔ بچپن میں ہمیں چھوٹی چھوٹی سبق آموز کہانیاں سنایا کرتی تھیں۔ اکثر لائبریری سے انگلش کی کتابیں کہانیوں والی (مثلاً Cinderella , Snow White, Seven Dwarf وغیرہ) لاکر ان کا اردو ترجمہ کرکے ہمیں سنایا کرتی تھیں۔

جب میں دسویں جماعت کا بورڈ کا امتحان دینے والی تھی تو مجھے سخت بخار ہوگیا۔ میں خود امتحان کی تیاری نہیں کرسکتی تھی۔ امتحان بھی بورڈ کا تھا۔ خدشہ تھا کہ کہیں سال ضائع نہ ہو جائے پیاری آپا میرے سرہانے بیٹھ کر خود پڑھ پڑھ کر مجھے نصاب سناتی تھیں۔ اور زبانی بھی سمجھاتی جاتی تھیں۔ میں نے اسی حالت میں بورڈ کا امتحان دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پاس بھی ہوگئی۔

پھر ان کے پیار اور محبت کا ایک اور واقعہ یاد آتا ہے جب ایک مرتبہ جلسہ سالانہ پر نمائش میں دو رنگوں کی اون کا ایک سویٹر آیا جو میرے دل کو بہت بھا گیا تھا۔ مگر ہوا یہ کہ وہ سویٹر کسی اور نے خرید لیا۔ مجھے اس کا کچھ قلق سا تھا جس کا اظہار میں نے آپا سے بھی کردیا۔ اس پر انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں باوجود اپنی بے حد مصروفیت کے مجھے خود اپنے ہاتھ سے اسی ڈیزائن کا

سوٹ بنا کر دے دیا۔

اپنی عمر کے آخری سالوں میں جب بھی وہ میرے ہاں تشریف لاتیں تو اصرار کر کے گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتی تھیں۔ میں ان سے کہتی بھی کہ آپا ساری عمر بہت کام کیا ہے اب ذرا آرام کریں تو مجھ سے گلہ کرتیں کہ تم مجھ سے کام نہیں کرواتی۔ اکثر موسم گرما میں کاٹن یا وائل کے کپڑے کا لباس پہنتی تھیں۔ غسل کرنے جاتیں تو پہلے پہنے ہوئے جوڑے کو اپنے ہاتھوں سے دھو کر نکلتیں اور خشک ہونے کے لئے پھیلا کر ڈال دیتیں۔ خود ہی اپنے کپڑے استری کر لیتی تھیں۔ گھر میں آٹے کا چھان ملا ہوا پھلکا خود ہی اپنے لئے بناتیں۔ جہاں کہیں بھی ہوتیں خواہ بیٹے کے گھر یا کسی بیٹی کے ہاں صبح اٹھ کر خود ہی سادہ سا ناشتہ کر لیتی تھیں اور اپنے برتن دھو کر سمیٹ کر رکھ دیتیں۔ ہم اکثر منع ہی کرتے رہ جاتے کہ آپا یہ آپ کیا کر رہی ہیں مگر ان کا جواب بس یہی ہوتا کہ مجھے کام کر لینے دو۔ کام کرتا ہوا ہی انسان اچھا ہے!۔

بچوں کو دینی تعلیم اور قرآن بمع ترجمہ پڑھانے کا ایک جنون سا تھا۔ جہاں کہیں بھی ہوتیں اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو بڑے اہتمام سے باقاعدگی سے بٹھا کر سبق دیتی اور سنتی تھیں۔ ان کی دوسری گھریلو تربیت کا بھی خیال کرتی تھیں۔ میرے بھائی ہشام قمر کی بیٹی عزیزہ نمی نے مجھے بتایا کہ "بڑی امی" سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ جب وہ ہمیں پڑھاتی تھیں تو ہم تھک جاتے تھے مگر وہ خود کبھی نہ تھکتی تھیں۔ کہا کرتی تھیں کہ جب تم لوگ مجھ سے قرآن کریم پڑھتے ہو تو مجھے سکون محسوس ہوتا ہے۔ بہت سے کھانے پکانے بھی "بڑی امی" نے سکھائے تھے۔ کہتی تھیں کہ جب تم یہ پکوان بنایا کرو گی تو مجھے یاد کرنا اور میرے لئے دعا کرنا۔

اپنے کیلگری کے قیام کے دوران بھی قرآن کریم کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہاں کی کئی ممبرات لجنہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ جب فاصلے کی وجہ سے ہم حاضر نہیں ہو سکتی تھیں تو ٹیلیفون پر ہی کانفرنس کال کر کے ہمیں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا کرتی تھیں۔

خلافت سے انہیں والہانہ عشق تھا۔ اور خلیفہ وقت سے ہمیشہ محبت اور عقیدت کا تعلق تادم آخر قائم رکھا۔ اور ہر دم انہیں خلیفہ وقت کی خوشنودی کے حصول کی ایک تڑپ سی رہتی تھی۔

حضرت مصلح موعود موسم گرما میں وادی سون میں ایک مقام جابہ میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے ربوہ سے وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ کیوں کہ وہاں کی آب و ہوا نسبتاً خوشگوار ہوتی ہے۔ یہ مقام میرے ابا جان مرحوم کے گاؤں موضع کھوتکہ ضلع خوشاب (یہ گاؤں اب احمد آباد کہلاتا ہے) سے صرف 5 میل کے فاصلے پر ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ جب پیاری آپا حضور کی خدمت میں بغرض ملاقات حاضر ہوئیں تو حضور نے ازراہ شفقت انہیں فرمایا "شوکت تمہارا تو سسرال وہاں ہے۔ اس مرتبہ تم اور ملک صاحب بھی ہمارے ساتھ چلو"

چنانچہ اس طرح اس سال انہیں ابا جان اور میرے بھائی مجیب کے ساتھ جو کہ اس وقت غالباً دو برس کا تھا، حضور کے قافلہ کی معیت میں سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس سفر کی تفصیلات اور حضور کی شفقتوں کا ذکر وہ ہمیشہ بڑی عقیدت و محبت سے کیا کرتیں۔

ایک مرتبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کے نام اپنے ایک خط میں انہیں "آپا شوکت" لکھ کر مخاطب کیا تو بے حد خوش ہوئیں اور اکثر اس کا ذکر محبت سے کیا کرتیں۔

خلافت اور خلیفہ وقت سے بے پناہ عشق اور جماعت احمدیہ سے جو پیوند وفا باندھا تھا وہ ان کے وجود کا اٹوٹ حصہ تھا۔ اور پھر واقعی اللہ تعالیٰ نے ان کی دین کی چاہت کی حسرتوں کو خوب احسن طور پر پورا فرما دیا۔ لندن کے جلسے، امریکہ اور کینیڈا کے جلسے، حضور اقدس سے ملاقاتیں۔ ربوہ اور قادیان کی زیارتیں، اور پھر ایسی جگہوں پر زیادہ تر رہائش نصیب رہی جہاں جماعتی سرگرمیوں میں شرکت کی پیاس بھی بجھتی رہی۔ میرے نزدیک یہ ان کی خلیفہ وقت سے بے پناہ عقیدت و محبت کا ہی ثمرہ تھا کہ جونہی ان کی وفات ہوئی اس کے چند روز بعد ہی حضور نے ایک حاضر جنازہ کے ساتھ ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی جس میں لندن کی جماعت کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اسی روز (4 فروری 1999ء) ان کا تابوت کیلگری سے ربوہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے روانہ ہوا اور اسی دن میری مرحومہ تائی جان حضرت سارہ بیگم کی سیرت پر ایک انٹرویو جو کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے میری خالہ محترمہ امۃ المنان قمر صاحبہ سے لیا تھا۔ ٹی وی پر نشر ہوا جس میں پیاری آپا کا بھی ذکر خیر تھا۔

پھر جس دن تابوت پاکستان پہنچا اسی روز (6 فروری 1999ء) ایم ٹی اے پر ہفتہ کے روز بچوں کی چلڈرن کلاس پر میری بھانجی عزیزہ سلمانہ سنبل شاد نے اپنے عمرہ کرنے اور پاکستان اور انڈیا کے سفر کی تفصیلات پر تقریر کی اور بتایا کہ وہ نوشہرہ (پاکستان) اپنی نانی امی کو ملنے گئی تھی۔ ان دنوں وفات سے تقریباً ایک ماہ پہلے پیاری آپا پاکستان گئی ہوئی تھیں اور کہا کہ وہ مجھے قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ نیز یہ کہ وہ میری دوست تھیں انہیں بچوں کو اپنے ساتھ مانوس کرنے کا بہت ملکہ تھا۔

اردو کلاس میں تذکرہ

7 فروری 1999ء کی اردو کلاس میں MTA پر حضور نے ان کا بہت ہی پیارے رنگ میں ذکر یوں فرمایا: سب سے پہلے ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم کی بیگم کا ذکر کرنا ہے۔ ان کا وصال ہوا ہے۔ ملک صاحب کی وجہ سے اور اپنی وجہ سے بھی حق رکھتی ہیں کہ ان کا ذکر خیر ہو۔

31 جنوری 1919ء کو پیدا ہوئیں۔ 79 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ ان کی والدہ سارہ بیگم حضرت مسیح موعود کی (رفیقہ) تھیں۔ صحت تو اچھی بھلی تھی مجھے تو سمجھ نہیں آئی کیا ہوا ہے۔ اچانک کچھ ہوا ہے"

پھر فرمایا:

"مجھے یاد ہے بچپن میں قادیان میں ایک دینیات کلاس تھی جو حضرت مصلح موعود نے جاری فرمائی تھی۔ یہ کلاس 1938ء میں شروع ہوئی اور 1940ء تک جاری رہی۔ انہوں نے بڑے اعزاز کے ساتھ دینیات کلاس پاس کی۔ حضرت اماں جان نے ان کو میڈل دیا اور میری امی نے میڈل سجایا تھا۔

میری امی سے ان کا بڑا تعلق تھا۔ امی ان کو میرے لئے دعا کے لئے بھی کہا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں میں تبھی سے دعا کرتی رہی ہوں۔ خلافت سے ان کو عشق تھا۔ قادیان میں ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانی سے ملنے گئیں۔ آپ نے فرمایا۔ شوکت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لندن میں کھڑی ہو کر برقعہ پہن کر تقریر کرو گی۔

اس وقت قادیان میں لندن کا وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ 31 سال بعد خدا کی تقدیر حرکت میں آئی۔ 1977ء میں لندن گئیں۔ غالباً آپا امۃ الحفیظ صدر لجنہ تھیں۔ انہوں نے ان کو تقریر کی دعوت دی۔ پورے یو کے (U.K) میں تقاریر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایڈیٹر مصباح رہیں۔ ان کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ بچوں کو پڑھایا کرتی تھیں۔ کینیڈا میں بھی یہ کام جاری رکھا۔ 6 فروری کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

1938ء کی دینیات کلاس جو 1940 تک جاری رہا۔ اس میں آپا امۃ الرشید شوکت، مبارکہ قمر اور آپا امۃ الحفیظ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بیگم یہ سب اس میں شامل تھیں۔ یہ سب مجھے اس لئے یاد ہے کہ میری امی صدر لجنہ تھیں۔ یہ ہمارے گھر آیا کرتی تھیں۔ ان کی تقریر میں نرمی پائی جاتی تھی۔ ملک صاحب سے شادی حضرت مصلح موعود نے خاص طور پر کروائی۔ ملک صاحب گکر کہار کے علاقے کے تھے۔ بظاہر پکے مولوی مگر شوکت کے ساتھ اچھا تعلق رہا۔ جس دن ان کی وفات کی اطلاع ملی اسی دن ان کا ایک خط بھی ملا۔ اللہ کی شان ان کے ذکر خیر کا بہانہ بن گیا"۔

فرمایا:

"ان کو میں ہمیشہ "آپا" کہا کرتا تھا۔ وہ میرے "آپا" کہنے پر بہت خوش ہوتی تھیں۔ وہ لکھتی ہیں:

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت سے رکھے۔ نیا سال آپ سب کے لئے مبارک ہو۔ رمضان مبارک ہو، عید مبارک ہو، میں خدا تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے قادیان، ربوہ، سیالکوٹ اور نوشہرہ کا سفر کر کے کیلگری پہنچ گئی ہوں۔

قادیان میں بہشتی مقبرہ، بیت مبارک، دارالمسیح اور بیت اقصیٰ میں جانے کا موقع مل گیا۔ اور ربوہ میں بہشتی مقبرہ، بیت اقصیٰ اور بزرگوں کے ساتھ ملاقات کا موقع مل گیا۔ محترم ملک صاحب مرحوم کے ایک شاگرد نے ربوہ کے ارد گرد آباد جگہوں کی سیر کرا دی (اس پر حضور نے فرمایا۔ یہ اسے بڑی سعادت مل گئی)

پھر حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

"ملک صاحب کے جتنے شاگرد تھے ان کو ان سے بہت محبت تھی۔ غیر معمولی شفیق تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسا پیارا استاد کبھی نہیں دیکھا۔ کبھی کسی کو کوئی شکوہ نہیں ہوا۔"

حضور انور نے عثمان چینی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"یاد ہے کتنی محبت کیا کرتے تھے اور دوست بنا لیتے تھے۔ اور بے تکلف ہو جاتے تھے۔ لیکن جن کو دوست بناتے تھے انہوں نے کبھی بھی advantage نہیں لی۔ انہوں نے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ اتنی ہی عزت بڑھتی تھی۔ کلاس میں نہ چھڑی کی ضرورت پڑے نہ ڈانٹنے کی۔ لیکن ان کے علم کا ایک رعب تھا"

پھر احمد نگر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

"واقعی جب ہم اس علاقے میں گئے تو ایک طرف سوئمنگ پول اور سامنے تین Huts بلند و بالا گیسٹ ہاؤس، کینوؤں کا باغ، سرسبز درختوں میں لگے ہوئے کینو، مالک کے منتظر دکھائی دیتے تھے"

حضور نے فرمایا:

"میرے منتظر نہیں جتنے میرے مہمان جاتے ہیں۔ ان کی خاطر میں نے بنائے ہوئے ہیں۔ اچھا ہوا یہ وہاں چلی گئیں۔ بہت خوشی ہے کہ جانے سے پہلے دیکھ لیا۔

پھر لکھتی ہیں:

"عجیب سماں تھا، عجب بہار، وہ نظارہ اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئیں جب اصل مکین اپنے مکان میں آئیں۔

عزیزہ حمید بھی بہت اداس تھیں کہ آپ میرے پاس تھوڑے دن رہیں۔ حمید کو اور میرے سب بچوں اور بچیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔ واپسی پر ایک رات لندن میں عزیزہ باسط کے پاس ٹھہری اور عزیز طاہر کے ساتھ واپس آ گئی۔ ملاقات کی تمنا رہی"۔

حضور انور نے فرمایا:

مطلب یہ ہے کہ شائد میں یہاں نہیں تھا۔ یہ خط بھی آپ کو سنانا تھا۔ جو ان کی آخری امانت ہے"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے پیارے ابا جان اور پیاری آپا کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کی دعائیں ہمارے حق میں اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وقف کی شدید ضرورت ہے کیونکہ آئندہ سو سالوں میں (دین حق) نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36041 میں فاخرہ یاسمین بنت رانا محمد دین قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے اٹھارہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فاخرہ یاسمین بنت رانا محمد دین دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 رانا محمد دین والد موصیہ

مسل نمبر 36043 میں عزیزہ الوحید بنت پروفیسر عبدالجلیل صادق قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عزیزہ الوحید بنت پروفیسر عبدالجلیل صادق دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 پروفیسر عبدالجلیل صادق والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 36044 میں امۃ الرشید طاہر زوجہ پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب قوم بٹ پیشہ ٹیچر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج تاریخ 19-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/15000 روپے۔ پلاٹ رقبہ 15 مرلے واقع کہکشاں کالونی ربوہ مالیتی -/275000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/17000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الرشید طاہر زوجہ پروفیسر عبدالجلیل صادق دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 پروفیسر عبدالجلیل صادق دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 36045 میں امۃ الباسط زوجہ رفیق احمد ناصر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/30000 روپے۔ نقد رقم -/10000 روپے۔ حق مہر -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الباسط زوجہ رفیق احمد ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظہیر احمد بابر ولد نذیر احمد دارالرحمت وسطی ربوہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ نائلہ منور صاحبہ بنت مکرم منور نصیر احمد صاحب (سیکرٹری دعوت الی اللہ) دارالنصر غربی ب حلقہ منعم ربوہ نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اس خوشی کے موقع پر گزشتہ دنوں واقفین نو کی کلاس میں ایک دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالحلیم احمد صاحب سیکرٹری وقف نو دارالنصر غربی منعم نے ان سے قرآن کریم سن کر دعا کروائی۔ بعدہ واقفین نو بچوں اور بچیوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو قرآن کریم کے علوم سے وافر حصہ عطا فرمائے اور دینی برکات سے مستفید فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بیٹی مکرمہ خولہ مظفر باجوہ صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم علی حمید باجوہ صاحب ابن مکرم حمید اللہ باجوہ صاحب آف کینیڈا سے بعوض مبلغ 10,000 کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مورخہ 18 مارچ 2004ء کو پڑھا۔ مکرمہ خولہ مظفر باجوہ صاحبہ مکرم چوہدری نصیر احمد باجوہ صاحب آف چونڈہ حال ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری رفیع احمد باجوہ صاحب آف چک نمبر 55-2L ضلع اوکاڑہ کی بھانجی ہیں۔ اور علی حمید باجوہ صاحب مکرم چوہدری نصر اللہ باجوہ مرحوم آف 55-2L کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم مبارک احمد اعجاز صاحب دارالصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم مظفر احمد طاہر صاحب اور مکرمہ محمودہ مظفر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 مارچ 2004ء بروز ہفتہ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مدثر احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حاجی محمد الدین صاحب تہالوی درویش قادیان کی نسل سے ہے اور مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب مربی سلسلہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ صحت والی زندگی دے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد لکھتے ہیں۔ میری نسبتی ہمشیرہ مکرمہ مقصوداں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نعمت علی صاحب زعیم انصار اللہ ضلع ملتان چند ماہ بیمار رہ کر مورخہ 14 مارچ 2004ء کو نشتر ہسپتال ملتان میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لایا گیا اور اسی روز بعد نماز مغرب بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ ماسٹر چوہدری نواب الدین صاحب آف ٹکونڈی جھنگلاں کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں غیر شادی شدہ ہیں۔ مرحومہ بہت دعا گو اور ملنسار تھیں۔ بیماری کا بھی بڑے صبر سے مقابلہ کیا احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو ربوہ میں نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے مقرر کیا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کاکیشیا مدرٹنکچر (سپیشل)

(تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	کاکیشیا مدرٹنکچر (سپیشل)	کاکیشیا Q
رعائتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصلی "کاکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیوپیتھک گولبازار ربوہ فون 212398

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 5 / اپریل 2004ء

1-15 a.m	عربی سروس
2-15 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
2-45 a.m	گلشن وقف نو
3-45 a.m	سوال و جواب
4-30 a.m	سفر ہم نے کیا
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
6-20 a.m	سوال و جواب
7-30 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
8-15 a.m	فرانسیسی سروس
9-20 a.m	کوئز: خطبات امام
9-50 a.m	گلشن وقف نو
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن
1-40 p.m	سوال و جواب
2-40 p.m	کوئز: خطبات امام
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	زندہ لوگ
5-10 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن
6-50 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	فرانسیسی سروس
8-55 p.m	جرمن سروس
9-55 p.m	فرانسیسی سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

منگل 6 / اپریل 2004ء

12-05 a.m	عربی سروس
12-40 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
1-20 a.m	سوال و جواب
2-30 a.m	کوئز: روحانی خزائن
3-10 a.m	زندہ لوگ
4-00 a.m	فرانسیسی سروس
5-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 a.m	واقفین نو ایجوکیشنل پروگرام
6-50 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
7-50 a.m	تقریر مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب
8-15 a.m	آپ کا باورچی خانہ
9-00 a.m	یوتھ میگزین
10-00 a.m	اردو ملاقات
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	پالتو جانور
1-10 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن
2-10 p.m	سوال و جواب
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	تقریر: مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب
5-00 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم
6-00 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن
7-10 p.m	بنگلہ ملاقات
8-20 p.m	اردو ملاقات
9-25 p.m	فرانسیسی سروس
9-50 p.m	جرمن سروس
10-55 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 7 / اپریل 2004ء

12-00 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	تقریر: مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب
1-45 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
3-00 a.m	آپ کا باورچی خانہ
3-50 a.m	اردو ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
6-40 a.m	چلڈرنز پروگرام
7-15 a.m	ایجوکیشنل پروگرام
8-20 a.m	ہماری کائنات
9-20 a.m	تقریر جلسہ سالانہ
9-55 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
12-10 p.m	لقاء مع العرب
1-15 p.m	سواحیلی سروس
2-20 p.m	سوال و جواب
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
-25 p.m	سفرِ یورپ ایم ٹی اے
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-00 p.m	جرمن سروس

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔اپریل 2004ء

طلوع فجر	4:27
طلوع آفتاب	5:50
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:33

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات برائے گندم کھاتہ نمبر 4550/3-981 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

داخلہ جاری ہے

حفظان صحت کلاس

ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد

علوم شرقی ربوہ ☎: 212694

چاندی میں اکوا لیفک انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

فرحت علی جیولرز (رجسٹرڈ) ہاؤس

فون 04524-213158

سی پی ایل نمبر 29

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

مطب حمید

ہر ماہ 3-4-5 تاریخ ... فون 041-636719

ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ ... فون نمبر 212755-04524

ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 ... فون 061-4418645

ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ... فیصل آباد روڈ سرگودھا فون 0451-214338

ہر ماہ 23-24 تاریخ ... ضلع بہاولنگر فون 0681-50612

ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ ... ملتان فون 061-542502

کراچی ... نمبر 31 باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اسی جگہ تشریف لائیں۔

مطب حمید

فون کلینک 0431-891024-892571

سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون 0431-219085-218534

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

احمدیہ پراپرٹی سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

Mob: 0320-4893943

دوکان: 04524-214861

☎ 04524-214228-213061

کم قیمت ایک دام

اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم

اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو ان شاء اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے رفیق دماغ ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں

قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔

تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

☎04524-212434 Fax:213966

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش

لاہور، اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

برانچ 10۔ فضل بلاک ... روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 7441210۔ موبائل 0300-8458676

چیف ایگزیکٹو ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

ہیڈ آفس۔ 41 گراؤنڈ فلور ... بلاک کمرشل ... DHA

فون آفس:- 5740192 موبائل 0300-8458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق